Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ ۲۵ شوال ۱۳۹۷ھ ۱۰ اخاء ۱۳۵۶ہش ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ اخاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اللہ تعالیٰ ایک نئی روحانی زندگی عطا فرماتا ہے

آپ کی اتباع کی برکت سے سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں انسان کے شامل حال ہو جاتی ہیں

"جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔۔۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ روحانی حیات بجز اتباع خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذریعہ سے بھی مل سکتی ہے تو وہ اس عاجز کا مقابلہ کرے اور اگر یہ نہیں تو طالب حق بن کر یکطرفہ برکات اور آیات اور نشانوں کے مشاہدہ کے لئے حاضر آوے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۲)

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے۔ اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں۔۔۔ لہٰذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶ حاشیہ)

میری خالہ زاد بہن مبارکہ نیر صاحبہ کا جو حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی ہیں کراچی میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے مگر ان کی صحت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد اللطیف خان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

محترمہ والدہ صاحبہ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان) لندن میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کل ۱۱ اکتوبر بروز منگل جنازہ لندن سے ربوہ پہنچنے کی امید ہے۔

آئندہ ملاقات صرف جمعرات کے روز ہوا کرے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعرات کے روز ہوا کرے گی اب اتوار کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب نوٹ فرما لیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۰ اخاء ۱۳۵۶ھش
۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

معیّتِ الٰہی کے حصول کا ایک حتمی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے کامیابیوں کے حصول کے سلسلہ میں مسلمانوں کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ جو طاقتیں اور استعدادیں انہیں عطا کی گئی ہیں اور جو وسائل اور ذرائع انہیں میسّر ہیں انہیں وہ بروئے کار لائیں اور اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں لیکن ان طاقتوں اور استعدادوں کو اور اسی طرح ان وسائل اور ذرائع کو اپنی کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھیں اور نہ اپنی کامیابی کے لئے ان پر انحصار کریں بلکہ ان کو چاہیئے کہ ان سب چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اپنی کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید و نصرت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس امر کو کبھی نہ بھولیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی مدد اور اُس کی تائید و نصرت کے بغیر کوئی اور کسی قسم کی کامیابی بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے بار بار اور بہ تکرار اس امر کا اقرار کرایا ہے کہ :-

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ (الفاتحہ آیت ۵)

یعنی اے خدا! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جس طرح بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی سے مدد چاہنا بھی یکسر ناجائز ہے اور اسی طرح شرک میں داخل ہے جس طرح خدا کے علاوہ کسی اور کو قابلِ پرستش سمجھنا انتہائی خطرناک شرک ہے۔ اسی لئے ایک سچا مسلمان بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی سے مدد چاہ ہی نہیں سکتا۔ لیکن کیا صرف زبان سے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہہ دینے سے انسان کو خدا کی مدد اور اس کی تائید و نصرت حاصل ہو جاتی ہے؟ یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اور اس کا صحیح جواب معلوم ہونا ازبس ضروری ہے۔

اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ محض زبان سے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہنا کافی نہیں ہے۔ یہ کہنا اور اس کا بار بار اقرار کرنا اور زندگی بھر کرتے چلے جانا بھی ضروری ہے اور ساتھ ہی اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا بھی ازبس ضروری ہے۔ ان عملی تقاضوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اُن کی مدد اور تائید و نصرت حاصل کرنے کے طریق کی بھی خود ہی وضاحت کی ہے۔ چنانچہ اس نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد حاصل کرنے کے دو ذرائع بیان فرمائے ہیں اور وہ ہیں صبر اور صلوٰۃ۔ خدائی نصرت کے حصول کے ذرائع تو دو بیان کئے ہیں یعنی ایک صبر اور دوسرے صلوٰۃ لیکن آخر میں کہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے یعنی انہیں اپنی نصرت سے نوازتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ صبر کے لفظ میں الصلوٰۃ یعنی دعا کا مفہوم از خود شامل ہے۔ سو صبر کے ایک بلکہ سب سے پہلے اور مقدّم معنی یہ ہیں کہ جو مومن خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی تائید و نصرت حاصل کرنا چاہتے ہیں اُن کا پہلا اور سب سے مقدّم فرض یہ ہے کہ وہ صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے حصولِ نصرتِ الٰہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور دعاؤں سے ہرگز غافل نہ ہوں۔

پھر خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ہی اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ صبر کے مفہوم میں اور کیا کیا چیزیں شامل ہیں۔ چنانچہ دعا کے بعد حصولِ نصرتِ الٰہی کے لئے صبر کی رُو سے جس دوسری چیز پر عمل کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مشکل بھی پیش آئے یا جو تکلیف بھی پہنچے اس پر انسان جزع فزع نہ کرے بلکہ اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ (لقمان آیت ۱۸)

یعنی تجھے جو تکلیف بھی پہنچے اُس پر تُو صبر سے کام لے اور جزع فزع نہ کر۔

مشکل پیش آنے یا کوئی مصیبت وارد ہونے پر جزع فزع نہ کرنے یعنی دوسروں کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار نہ کرنے میں از خود دُعا کرنے کا مفہوم شامل ہے کیونکہ جہاں دوسروں کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار کرنا صبر کے مفہوم کے منافی ہے وہاں خدا تعالیٰ کے حضور اپنی تکلیف بیان کرنا اور اس سے مدد کا طالب ہونا صبر کے اصل مفہوم کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ لغت کی کتاب اقرب الموارد میں لکھا ہے إِذَا دَعَا اللهَ الْعَبْدُ فِي كَشْفِ الضُّرِّ عَنْهُ لَا يُقْدَحُ فِي صَبْرِهِ۔ یعنی جب بندہ خدا تعالیٰ سے اپنی مصیبت کے دُور کرنے کے لئے دُعا کرتا ہے تو اُس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اُس نے بے صبری دکھائی۔

قرآن مجید کی رُو سے مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کرنے اور جزع فزع نہ کرنے کے علاوہ تیسری بات صبر کے مفہوم میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنے احکام قربِ الٰہی کے حصول کے لئے دیئے گئے ہیں ان پر استقلال سے قائم رہا جائے اور اس راہ میں اپنے قدم کو پیچھے نہ ہٹایا جائے۔ چنانچہ اس مفہوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ (الدہر آیت ۲۵)

یعنی اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور انسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت نہ کر۔

پھر چوتھے معنے صبر کے بدی سے رُکے رہنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں صبر کے لفظ کو اِن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (الحجرات آیت ۶)

یعنی اگر وہ تجھے بلانے کے گناہ سے باز رہتے اور اس وقت تک انتظار کرتے جب تک کہ تُو باہر نکلتا تو یہ اُن کے لئے بہت اچھا ہوتا مگر اب بھی وہ اصلاح کر لیں تو بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الغرض صبر کے مفہوم میں خود قرآن مجید کی رُو سے چار باتیں شامل ہیں۔ اوّل یہ کہ مشکلات اور مصائب وارد ہونے پر جزع فزع کر کے دوسروں کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار کرنے سے بچنا۔ دوم یہ کہ اپنے دُکھ اور اپنی تکلیف کا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حضور اظہار کرنا اور اُس سے اُس دُکھ اور اُس تکلیف کے ازالہ کے لئے دُعا کرنا۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قربِ الٰہی کے حصول کے لئے جتنے احکام بھی دیئے ہیں ان پر استقلال سے عمل پیرا ہونا اور پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آنے دینا۔ چہارم یہ کہ بدی اور بدی کے محرّکات سے اپنے آپ کو پورے عزم اور تعہد کے ساتھ روکے رکھنا۔

سو خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ازبس ضروری ہے لیکن صبر کا صرف یہی مفہوم نہیں ہے کہ انسان پریشانی اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان جہاں مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر جزع فزع نہ کرے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بدی کی تمام راہوں سے رُکے، نیکی کی ہر راہ اختیار کرے اور پھر اپنی مشکلات اور مصائب کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور تضرّع اور ابتہال سے دعائیں کرے۔ جو بھی ان چار باتوں پر عمل کرے گا اُسے خدا تعالیٰ کی معیّت حاصل ہو جائے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ اور خدا تعالیٰ کی معیّت نام ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا۔ وہ اپنی معیّت کا ثبوت تائید و نصرت کے ذریعہ ہی دیتا ہے۔ اُس کے جو بندے مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر قرآنی مفہوم کے مطابق صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر دُنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کے ساتھ ہے اور انہیں اپنے ہر ہر قدم میں اس کی معیّت حاصل ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی زندگی کے چند دلچسپ واقعات

مکرم میر عبدالحمید صاحب (ریٹائرڈ) سابق مبلغ انگلینڈ، امریکہ و جاپان

(۲)

ایک خواب:

جن دنوں میں نے تبلیغ کے لئے کسی بیرونی ملک میں جانے کا ارادہ کیا۔ انہی دنوں ایک رات میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا۔ کہ دیکھتا ہوں کہ میں اور ڈوائٹ آئزن ہاور (Dwight Eisenhower) جو ان دنوں امریکہ کے صدر تھے ایک جگہ کھڑے ہیں اور دنیا کے حالات کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے کہا۔

"Firm belief in God is great power."

یعنی خدا پر محکم یقین بڑی طاقت ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب کے خیال میں ایٹمی طاقت بڑی طاقت تھی۔ پھر میں کہتا ہوں:-

"If there is one man who has firm belief in God, God can destroy the whole world for his sake."

یعنی اگر دنیا میں ایک شخص بھی ایسا ہو جسے خدا تعالیٰ پر محکم یقین حاصل ہو تو خدا تعالیٰ تمام دنیا کو اس ایک شخص کی خاطر تباہ کر سکتا ہے۔

میں نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی خدمت میں درخواست بھیجی۔ جس میں باہر کسی ملک میں جا کر تبلیغ کرنے کے شوق کا اظہار کیا۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال نہیں تھا کہ میں باقاعدہ طور پر مبلغ بن کر کام کروں گا۔ بلکہ اپنے طور پر کام کرنے اور ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کرنے کا پروگرام تھا۔ مگر بعد میں دوسرے مبلغین کی طرح مبلغ بن کر کام کرنے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ مارچ ۱۹۶۲ء کو مجھے انگلینڈ بھیج دیا گیا۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانگی ہوئی۔ عجیب حسن اتفاق ہے کہ Mrs Kennedy جو ان دنوں امریکہ کی First Lady تھی۔ اسی جہاز پر سوار ہو کر انگلینڈ گئی۔ جس پر میں سوار تھا۔ مسز کینیڈی کے عملہ کے ذریعہ انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "The Ahmadiyyat or true Islam" پیش کی۔ بعد میں مسز کینیڈی نے تحریری طور پر شکریہ ادا کیا۔ یہ خط میرے پاس موجود ہے۔

انگلینڈ میں ایک سال تک بحیثیت مبلغ خدمت سرانجام دی اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں امریکہ روانہ ہوا۔ وہاں چار سال تک بحیثیت مبلغ اسلام خدمت کرنے کا موقع ملا۔ بعد میں پاکستان میں کچھ عرصہ رہا۔ پھر ستمبر ۱۹۶۹ء میں جاپان میں مجھے مبلغ بنا کر بھیجا گیا۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۹ء سے لے کر ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء تک جاپان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اب میں دفتر تحریک جدید میں جاپانی زبان میں ترجمہ کرنے کی غرض سے کام کر رہا ہوں۔ یہاں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ اردو سے جاپانی زبان میں ختم کر دیا ہے مگر اب اسے Revise کر رہا ہوں۔ اس پر بھی کافی وقت لگے گا۔ جب سارا Revise ہو جائے گا تو کسی جاپانی سکالر سے اس کی اصلاح کر کے ان شاء اللہ تعالیٰ اسے چھپوانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا تو ان شاء اللہ یہ کام بھی بخوبی سرانجام پائے گا۔ ان شاء اللہ!

لندن میں پہلا تبلیغی واقعہ:

جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء کو کراچی سے لندن کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوا اسی شب لندن پہنچ گیا۔ دوسرے دن میں نے تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ میں بس پر بیٹھا جا رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک انگریز بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے گفتگو شروع کر دی۔ اس نے اپنے گھر کا ایڈریس دیا اور کہا۔ آپ فلاں روز میرے گھر تشریف لاویں۔ ہم تفصیل سے باتیں کریں گے۔ میں نے مقررہ دن مقررہ وقت سے پہلے ٹیلیفون کیا۔ اور کہا کہ میں حسب وعدہ آپ کو ملنے کے لئے آ سکتا ہوں؟ تو جواب ملا کہ آج نہیں پھر کسی دن آویں۔ یہ جواب سن کر سخت افسوس ہوا اور دل میں کہا کہ میں اب خود کسی کو تبلیغ کرنے کے لئے پہل نہیں کروں گا۔ جسے کوئی خود کہے گا کہ میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں تو اس سے بات کروں گا یہ دل میں کہہ کر واپس مشن کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں سامنے سڑک کے دوسرے کنارے سے ایک انگریز آ رہا تھا۔ اس نے مجھے سلام کیا اور چاہا کہ میں ٹھہر کر اس سے کوئی بات کروں۔ مجھے یقین نہ آیا کہ یہ میری دلی خواہش پوری ہو رہی ہے۔ بلکہ میں نے سمجھا مجھے دھوکہ لگ رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر اس نے سلام کیا اور اشارہ کیا کہ میں ٹھہر جاؤں اور اس سے بات کروں۔ میں ٹھہر گیا۔ اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس دوست نے کہا میرا نام Arthur Foster ہے۔ میں اسکول ماسٹر ہوں۔ میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ کوئی مناسب لٹریچر پڑھنے کے لئے دے سکتے ہیں۔ میں نے اپنے بیگ میں سے مندرجہ ذیل کتابیں نکال کر دیں:

(1) A Philosophy of the Teachings of Islam.

(2) Islam by Shams.

ساتھ ہی اس کو چائے پر دعوت بھی دے دی تا کہ جب وہ کتابیں پڑھ لے میں پوچھ سکوں کہ ان کتابوں کا اس پر کیا اثر ہوا ہے۔ جس دن کے لئے میں نے چائے پر بلایا ہوا تھا اس دن مقررہ وقت گزر گیا مگر وہ نہ آیا۔ میں نے ٹیلیفون کیا تو اس کی بیوی بولی۔ کہ وہ آپ کے پاس جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ سیڑھیوں سے گر گیا اور اس طرح اس کے بازو یا ٹانگ میں fracture ہو گیا ہے اور اب وہ فلاں ہسپتال میں داخل ہے۔ چنانچہ میں اس کی بیمار داری کے لئے ہسپتال گیا۔ وہاں اس کی بیوی سے گفتگو ہوئی۔ وہ بھی اسکول مسٹریس تھی۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔ میں نے اسے "احمدیت یا اسلام" انگریزی میں پڑھنے کو دی۔ جب مسٹر فوسٹر اچھا ہو گیا تو دونوں میاں بیوی کو چائے پر بلایا۔ انہوں نے بخوشی دعوت قبول کر لی اور مقررہ روز مقررہ وقت پر ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ دعوت میں چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم امام اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام بھی موجود تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے لٹریچر کا انہوں نے بغور مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور جہاں تک اسلام اور احمدیت کی صداقت کا سوال ہے۔ وہ یہ بات مان چکے تھے مگر کہنے لگے کہ ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم انگریزی way of life کو ترک کر دیں اور مشرق کے کسی نبی کے way of life کو اختیار کر لیں۔ بعد میں مسٹر فوسٹر نے ۳ صفحات پر مشتمل ایک خط لکھا جس کی چند سطور کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے:-

"میں نے اب اسلام کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ مزید معلومات حاصل کر لوں گا۔

حمید! میرے پیارے دوست میں بخوشی زندگی بھر کی دوستی کے لئے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھاتا ہوں۔ آپ کے تمام بھائیوں کی طرف بھی اور آپ کے امام صاحب کی طرف بھی اور مجھے امید ہے کہ آپ اسے قبول فرمائیں گے میں امید کرتا ہوں کہ ہم دوبارہ اسی طرح آزادانہ پر مسرت فضا میں ملیں گے اور تبادلہ خیالات کریں گے جیسا کہ ہم اس دن بیٹھے تھے اور تبادلہ خیالات کیا تھا......"

ایک رومن کیتھولک پادری سے گفتگو:

لندن میں ایک دن دریائے ٹیمز کے کنارے پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا کہ ایک انگریز نوجوان میرے قریب آیا اور گفتگو کرنے لگا۔ اسے میری باتیں بہت دلچسپ معلوم ہوئیں۔ اس کا نام Michael تھا۔ یہ دوست رومن کیتھولک پادری تھے ہم تقریباً ہر روز دریا کے کنارے بیٹھ جاتے اور تبادلہ خیالات کرتے۔ پادری صاحب ایک دن مجھے گھر لے گئے گھر کیا تھا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں سامان بکھرا پڑا تھا۔ ان کی والدہ کبھی کبھی آتی اور انہیں چائے وغیرہ بنا دیتی۔ اتفاق سے اس دن بھی ان کی والدہ صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے چائے بنائی اور مجھے اور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلائی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر میں نے پادری صاحب کی والدہ صاحبہ کو بھی اسلام اور احمدیت کی باتیں بتا کر پیغام حق پہنچایا۔ میں نے انہیں عرض کی کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے۔ جب اس نے میرے منہ سے دلائل سنے تو حیرت سے کہنے لگی "تو پھر ہمارے پادری کیوں ہمیں اس کے برعکس تعلیم دیتے ہیں؟" میں نے انہیں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم رض کی کتاب "Where did Jesus die" دی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں گی۔ اس کے بعد Michael صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ میں قرآن شریف کی تلاوت کروں۔ چنانچہ میں نے تلاوت کی۔ وہ بڑا خوش ہوا اور میں واپس مشن ہاؤس چلا گیا۔ دوسرے روز اس کی جانب سے ایک خط ملا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"پیارے عبدل! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائے میں خیال کرتا ہوں کہ ہم دونوں کو یہ امر بہت مفید ثابت ہوگا کہ ہم محاسبہ کریں کہ ہماری زندگی کا کیا مطلب ہے اور ہم نے اپنے خدا کی طرف کیا ترقی کی ہے

اب میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک خواب کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو میں نے کل رات دیکھی۔ یہ خواب غیر معمولی تھی اور میں اسے دیکھ کر خوش نہیں ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دو ہندوستانی میرے گھر آئے ان میں سے ایک نوجوان ہے جو ظالم ہے اور پریشان حال ہے جو تاریکی اور بدی کی طاقتوں سے محصور ہے۔ میں نے دعا کی کہ مجھے اس سے نجات مل جائے تو کیا دیکھتا ہوں کہ نجات مل گئی۔ میں آج اپنے گھر میں مقدس پانی سے چھڑکاؤ کروں گا۔

عنقریب آپ کو ٹیلیفون کرونگا

آپ کا

"Michael"

میں نے اس دوست کو مندرجہ ذیل جواب دیا:۔

"میں آپ کو اس خواب کے دیکھنے کی مبارکباد دیتا ہوں یہ خواب ہمت افزا اور حوصلہ بڑھانے والی ہے خوابوں کی تعبیر بھی ایک آرٹ ہے۔ روحانی خوابوں کی کنجی یہ ہے کہ ان کی تعبیر الہامی کتابوں کی روشنی میں کی جائے۔ اب میں آپ کی توجہ کتاب مقدس کی مندرجہ ذیل آیت کی طرف مبذول کرتا ہوں

"ایک دن خدا کے بیٹے اپنے
آپ کو اپنے رب کے سامنے
پیش کرنے کے لئے آئے اور
شیطان بھی ان کے ساتھ آیا"
(ایوب کی کتاب باب ۲ آیت ۱)

اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے میں نے لکھا:۔

"آپ جانتے ہیں کہ اس دن میں اکیلا آپ کے گھر گیا تھا۔ ہم دونوں خدا کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ رات کو آپ کو دو ہندوستانی دکھائی دیئے۔ پھر خواب میں ایک ہندوستانی جو آپ کو ظالم اور پریشان حال اور تاریکی کی طاقتوں سے محصور دکھائی دیا وہ یقیناً شیطان تھا جو آپ کو ورغلانا چاہتا تھا۔ جیسا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے نیک بندوں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام شامل ہیں۔ کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ دوسرا ہندوستانی (اصل میں پاکستانی) میں ہی تو تھا یہ ثابت ہوا کہ بائیبل کی اصطلاح کے مطابق میں خدا کا بیٹا ہوں۔ میرے ساتھ شیطان اس لئے گیا تھا کہ جو نیک کام میں کرنا چاہتا تھا وہ اس میں روڑے اٹکائے۔ یہ بات بھی دل کو تقویت دیتی ہے کہ آپ نے دعا کی کہ آپ کو شیطان سے نجات ملے اور آپ کی دعا قبول ہوئی اور نجات مل گئی۔"

میرا یہ خط پڑھ کر وہ بڑا خوش ہوا اور ہم پھر پہلے کی طرح ملتے رہے اور تبادلہ خیال کرتے رہے۔

لفٹیننٹ کرنل بیچر صاحب

LT. COL. Beacher.

ایک دن لفٹیننٹ کرنل بیچر صاحب جن کے ساتھ میں نے پاکستان میں کام کیا ہوا تھا ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ وہ اب War Office میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے لنچ پر دعوت دی۔ چنانچہ میں ان کے گھر گیا۔ میں اور کرنل صاحب ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے اور ان کی بیگم صاحبہ کھانے کے کمرے میں کھانا تیار کر کے میز پر رکھ رہی تھیں۔ ڈائننگ روم سے ڈرائنگ روم کچھ فاصلہ پر تھا۔ ہم نے مذہب کے بارے میں باتیں شروع کر دیں۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ سچے نبی کی یہ نشانی ہے کہ وہ عظیم الشان امور کے متعلق پیشگوئیاں کرتا ہے اور وہ پوری ہو جاتی ہیں۔ میں نے ان کی توجہ استثنا باب ۱۸ آیت ۲۲ کی طرف پھیری اور بتایا کہ اس میں لکھا ہے کہ سچے نبی اور جھوٹے نبی میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ سچا نبی جو پیشگوئیاں خدا کے نام پر کرتا ہے وہ پوری ہو جاتی ہیں اور جھوٹا نبی جو خدا کے نام پر پیشگوئیاں کرتا ہے وہ پوری نہیں ہوتیں۔ پھر میں نے پیشگوئیوں کی فلاسفی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں نے عرض کی کہ ایک سچے نبی کے لئے کیوں ضروری ہوتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں پیشگوئیاں کرے۔ میں نے کہا اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر مذہب کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ لوگ خدا، اس کے فرشتوں اور اخروی زندگی پر ایمان لاویں۔ دوسرے لفظوں میں ایک نبی ہمیں غیب پر ایمان لانے کی ہدایت کرتا ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا کے راست باز اپنے ذاتی تجربہ سے خدا اور اس کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو ایسا تجربہ حاصل نہیں ہوتا۔ جہاں تک اخروی زندگی کا تعلق ہے تو لوگ جنہیں اس کا ذاتی تجربہ ہوتا ہے۔ اس جہان میں نہیں آتے کہ وہ دوسروں کو اپنے تجربہ سے آگاہ کریں۔ اخروی زندگی۔ حساب کتاب کے دن۔ خدا اور فرشتوں پر یقین کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے انبیاء کو خدا خود منتخب کرتا ہے۔ ان کے اخلاق نہایت اعلیٰ ہوتے ہیں وہ انتہائی راستباز۔ امین اور خدا کا خوف رکھنے والے ہوتے ہیں اور وہ انسانیت کے لئے کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ ان کا صرف یہ کہہ دینا ہی کہ قادر مطلق خدا نے اپنے آپ کو ان پر ظاہر کیا ہے اور انسان کی پیدائش کا راز انہیں بتلا دیا ہے اور اخروی زندگی کے سربستہ راز سے ان کو آگاہی ہوئی ہے۔ کافی ہے اور ان کی سچائی پر کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن ہر شخص ان کی زندگی کو بنظر غائر مطالعہ کرنے کے مواقع نہیں پاتا۔ خدا کی ہستی، فرشتوں کے وجود اور اخروی زندگی کے برحق ہونے پر ایمان لانے کے لئے مضبوط دلائل کی ضرورت پڑتی ہے۔ غیب کی باتوں پر ایمان پیدا کرنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں پر بعض امور جو مستقبل قریب کے متعلق ہیں وہ بھی اور بعض امور جو مستقبل بعید کے متعلق ہیں وہ بھی منکشف کرتا ہے۔ یہ امور پیشگوئیاں کہلاتے ہیں۔ یہ کہنا کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے۔ بذات خود ایک پیشگوئی ہے جب کوئی انسان یہ معلوم کرے کہ وہ پیشگوئیاں جو مستقبل قریب کے متعلق ہیں پوری ہو گئی ہیں۔ تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ پیشگوئیاں جو مستقبل بعید کے متعلق کی گئی ہیں وہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ایسی جگہ جانا چاہے جو پہلے اس نے نہ دیکھی ہو وہ یقیناً ایسے رہنمائی تلاش کرے گا۔ جو اس جگہ سے اچھی طرح واقف ہو۔ وہ رہبر اسے ایک راستہ یا ایک سے زیادہ راستے بتلائیگا۔ جو اسے مطلوبہ مقام پر لے جائیں گے۔ نیز وہ ایسے نشانات اور land marks اسے بتلائے گا جو اسے منزل مقصود تک پہنچنے میں ممد ثابت ہوں گے۔ جونہی کہ وہ راہرو رہبر کی بتلائی ہوئی پہلی نشانی کو دیکھے گا کہ وہ اسی طرح پر واقع ہے جیسا کہ اس رہبر نے بتلائی تھی تو اس کے دل میں اس رہبر کی سچائی پر کچھ ایمان سا پیدا ہو جائیگا پھر جب وہ دوسری نشانی کو دیکھے گا۔ کہ وہ بھی پہلے سے بتائی ہوئی نشانی کے عین مطابق ہے تو اس کا اس رہبر پر ایمان اور زیادہ ہو جائے گا۔ اس طرح جب وہ ایک نشانی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری یا ایک land mark کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اس رہبر کی بتائی ہوئی نشانیوں اور land marks کے عین مطابق مشاہدہ کرے گا تو اس کی سچائی پر اس کا ایمان بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس راہرو کا اپنے رہبر کی سچائی پر ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا اور وہ اپنے دل میں کہے گا۔ کہ جس طرح پہلی نشانیاں اور land marks بعینہٖ اسی طرح مشاہدہ میں آگئے جیسے کہ رہبر نے قبل از وقت بتائے تھے۔ باقی ماندہ نشانیاں اور land marks بھی ویسے ہی صحیح ہوں گے۔ راہرو اپنے رہبر کے بتلائے ہوئے راستے پر اس یقین اور وثوق کے ساتھ چلتا چلا جائے گا۔ کہ ایک دن میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں گا پیشگوئیوں کی یہی فلاسفی ہے۔ نبی خدا کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے علم پاکر مستقبل قریب میں رونما ہونے والے امور کے متعلق بھی پیشگوئیاں کرتے ہیں اور مستقبل بعید میں رونما ہونے والے امور کے متعلق بھی پیشگوئیاں کرتے ہیں جب لوگ دیکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں رونما ہونے والے امور اس نبی کی پیشگوئی کے عین مطابق رونما ہو گئے تو انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ مستقبل بعید میں رونما ہونے والے امور بھی جن میں وہ امور بھی شامل ہیں جو انسانی زندگی کے ختم ہونے کے بعد کے متعلق ہیں۔ رونما ہو کر رہیں گے۔ اس طرح ایک سچے نبی کے پیروؤں کا خدا۔ فرشتوں اور بعث بعد الموت پر یقین مستحکم سے مستحکم تر ہوتا چلا جاتا ہے میں یہ مضمون (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۳۰۴

مَیں نور احمد گل ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ گل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نور احمد گل 3/28 F فیڈرل ایریا کراچی ۱۹۔

گواہ شد۔ صفیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا

گواہ شد۔ عبد المنان وصیت ۱۳۶۶۲ کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۵

مَیں خدیجہ بیگم زوجہ نور احمد صاحب گل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۷ تولہ مالیتی ۔/۲۱۵۰ روپے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ خدیجہ بیگم 3/28 F فیڈرل ایریا کراچی ۱۹۔

گواہ شد۔ صفیر احمد سیکرٹری وصایا۔

گواہ شد۔ نور احمد گل (خاوند موصیہ) کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۶

مَیں سید محمود احمد شاہ ولد سید حسین علی شاہ صاحب۔ قوم سید بخاری پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی زمین ۴ کنال ۷ مرلہ مالیتی ۔/۷۰۰۰ روپے۔

بھینس مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید محمود احمد موسے والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد علی خاکروب سیکرٹری اصلاح و ارشاد موسے والہ۔

الفضل خود خرید کر پڑھیے!

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ کے نام پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

"خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی ایک اہم اجتماع ہے جو اپنے اندر بے شمار فوائد اور برکات رکھتا ہے۔ گویا خدام کو سال بھر کی سستیوں کے بعد اُن کے اندر زندگی کی نئی روح پھونکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے نوجوان دوست اور بھائی اس اجتماع کی برکات کے پیش نظر اس موقع پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔" (رسالہ خالد جولائی ۱۹۶۱ء صفحہ ۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امتحان وظیفہ اطفال الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال کا تحریری امتحان اور زبانی انٹرویو ہوتا ہے۔ اس مقابلہ میں اوّل، دوم آنے والے اطفال کو سال بھر کے لئے یکمشت وظیفہ دس روپے اور پانچ روپے ماہوار کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ اطفال اس مقابلہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری کر لیں۔

نصاب حسب ذیل ہوگا :-

(۱) نماز باترجمہ (۲) قرآن مجید کی آخری دس سورتیں حفظ (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت و سوانح (۵) بچوں کے لئے مختصر تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب)۔ (۶) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۷) خلفاء راشدین اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مختصر تعارف (۸) کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں زبانی یاد کرنا (۹) کتابچہ عام دینی معلومات (۱۰) انٹرویو معلومات عامہ ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی و سیاسی حالات۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

تحریک جدید کے ایک معاون خصوصی محترم علی اکبر صاحب بلوچ کنڈیارو ضلع نوابشاہ کا بچہ ولادت کے ۲۶ یوم بعد وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ قارئین کرام سے ان کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار تقریباً ۳ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلا آ رہا ہے اور بعض اوقات بیماری شدت اختیار کر لیتی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ (محمود احمد سعید۔ ربوہ)

میری تبلیغی زندگی کے دلچسپ واقعات (بقیہ صفحہ ۴)

کرنل میجر صاحب کو بتلا رہا تھا اور وہ بڑے غور سے میری باتوں کو سن رہے تھے کہ ایک وقت اپنے کاؤچ (Couch) پر بیٹھے بیٹھے اچھلنے لگے اور زور زور سے کہنے لگے ڈارلنگ ڈارلنگ سنو تو مجید مجھے کتنے زبردست دلائل دیکر ثابت کر رہا ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی بھی ہوگی۔ بعد میں کرنل میجر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ ہمارے مشن ہاؤس میں بھی تشریف لائے۔ امام چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم اور مکرم چوہدری کرم الٰہی ظفر صاحب مبلغ سپین بھی موجود تھے مشن ہاؤس اور مسجد کو دیکھ بہت خوش ہوئے۔

(باقی)

قائدین اضلاع! سرائے خدمت کے وصولی کیلئے کوشش فرمائیں (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری لنکا کے ایک مخلص احمدی کی وفات

الٰہی بشارات کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ بحرِ ہند کے جزیرہ سری لنکا میں پہنچی تو اس دعوت پر ابتدائی زمانہ میں لبیک کہنے والے بزرگوں میں محترم جمال الدین نانا صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ آپ نیگمبو کے رہنے والے تھے جہاں کولمبو کے بعد سب سے بڑی احمدی جماعت ہے۔ سیلون میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد بھی آپ کی کوششوں سے تعمیر ہوئی لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کی ان تھک خدمت کرنے کے بعد ۱۹ اگست ۱۹۷۷ء کو ۷۰ برس سے زائد عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جماعت میں سیکرٹری مال کا عہدہ ان کے سپرد تھا اور یہ ذمہ داری باوجود ناخواندہ اور بیمار ہونے کے بڑی جانفشانی سے احسن رنگ میں سرانجام دیتے رہے۔ جماعت کی مالی آمد بڑھانے کی غرض سے احمدیہ مسجد سے ملحقہ جماعت کی خالی زمین میں ناریل کے درخت لگا رکھے تھے جن کی نگہداشت خود کرتے اور ان کا پھل فروخت کر کے جماعت کو ایک معقول رقم پیش کرتے تھے۔ اپنی زندگی کا اصول اسلامی احکام پر عمل اور امامِ وقت کی اطاعت بنا رکھا تھا۔ اگر کسی احمدی دوست کو غیر اسلامی حرکت کا مرتکب پاتے یا وہ خلیفۂ وقت کے احکام کی خلاف ورزی کر رہا ہوتا تو آپ بڑا دکھ محسوس کرتے اور اسے سمجھاتے۔ خلیفۂ وقت کے بعد مبلغ کی اطاعت بھی اپنے پر فرض سمجھتے جونہی کسی مبلغ کی طرف سے کوئی جماعتی کام کرنے کے لئے کہا جاتا فوراً اپنا کاروبار چھوڑ کر اس کام کو مکمل کرنے کی دھن میں لگ جاتے حتیٰ کہ اپنا مقصود پا لیتے۔

مرحوم کا کاروبار محض چائے کی ایک دکان تھا مگر اس کے باوجود جماعت کے لئے خرچ کرنے میں کبھی پس و پیش نہ کرتے۔ خلیفۂ وقت سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ ۱۹۵۴ء میں جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو اس کی خبر سن کر آپ تڑپ اٹھے اور مالی حالت پتلی ہونے کے باوجود فوری طور پر مع اہلیہ محترمہ ربوہ حاضر ہو کر حضور کی عیادت کا پروگرام بنایا چنانچہ چند روز بعد اپنے امام ہمام کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ آپ کو مرکز سلسلہ سے بڑا لگاؤ تھا۔ ۱۹۷۰ء میں ایک مرتبہ پھر ربوہ اور قادیان کے سالانہ جلسوں میں شرکت کے لئے رختِ سفر باندھا مگر بیماری کے باعث کسی جلسہ میں تو شریک نہ ہو سکے لیکن بعد میں تقریباً ایک ماہ ربوہ اور قادیان میں گزار کر واپس لوٹے۔ تقسیم ہند و پاک سے قبل آپ نے اپنے تین بیٹوں میں سے دو (جے بشیر احمد اور جے ابراہیم) کو قادیان میں تحصیلِ علم کی غرض سے بھجوایا جو خدا کے فضل سے اپنے والد کی طرح بڑے مخلص اور فدائی ہیں۔ یہی دو احمدی نیگمبو جماعت کے تھے جو اردو جانتے تھے اور مبلغ کی ترجمانی کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔

مرحوم ایک اچھے منتظم بھی تھے چنانچہ ایک مرتبہ ان کے شہر میں جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا تو آپ کے ذمہ مہمان نوازی کے فرائض تھے جنہیں آپ نے نہایت عمدہ اور احسن طور سے سرانجام دیا۔ مرحوم منکسر المزاج اور سادہ طبع انسان تھے۔ عام طور پر احمدیہ مسجد جو آپ کے مکان کے ساتھ ہے کی صفائی اور اس کے دیگر انتظامات کیا کرتے تھے۔ اسی طرح وہاں کے احمدیوں کے قبرستان میں جا کر وہاں بھی وقارِ عمل کیا کرتے تھے۔

بچوں کی تربیت میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔ نصائح سے بڑھ کر اپنے نمونہ سے انہیں پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے اور اپنے ساتھ لے جاتے۔ اسی طرح انہیں قرآن کریم پڑھاتے (بعد میں ایک معلم کو یہ فرض سونپ دیا گیا) اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ مہمان نواز بھی تھے اور اگر کوئی احمدی دوست آپ کے ہاں آتا اور چائے نہ پیتا تو اس سے ناراض ہو جاتے۔ بڑے خوش مزاج تھے۔ ۱۹۷۰ء میں جب ربوہ آئے تو اگرچہ بیماری کے باعث بڑے کمزور ہو چکے تھے مگر اپنی خوش مزاجی کے باعث نہایت بشاش نظر آتے اور یہاں کے احباب کی بڑی عزت، احترام اور قدر کرتے کہ یہ مرکز احمدیت ربوہ کے رہنے والے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس صالح اور متقی بندے کی مغفرت کرے اور اسے بلند درجات عطا فرمائے۔ نیز آپ کی اولاد اور دیگر اعزہ و اقارب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ہمیشہ ہی ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار محمد الیاس منیر متعلم جامعہ احمدیہ ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر)

محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کابل رضی اللہ عنہ کے فرزند محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی ۸، ۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو میو ہسپتال لاہور میں بعمر ۷۹ سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ ۹ اکتوبر کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم ۱/۳ حصہ کے موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کے پانچ فرزندوں میں سے آخری بیٹے تھے۔ نہایت نیک، کم گو، بے نفس، عربی اور فارسی کے عالم اور بلند پایہ شاعر تھے جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کرنے کے بعد لمبے عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں استاد کی حیثیت سے دینی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اسی ادارہ سے ریٹائر ہوئے۔ کچھ عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار تھے۔ ہر ممکن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو ۸ اکتوبر کی صبح کو آپ کو لاہور لے جایا گیا لیکن افسوس کہ جانبر نہ ہو سکے۔ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی آپ کی یادگار ہیں جن میں سے صرف ایک بیٹا یعنی سید فہیم احمد صاحب ایم۔ اے شادی شدہ تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

قابلِ فروخت اراضی

فیکٹری ایریا ربوہ کے جنوب یعنی مذبح خانہ سے قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر ایک ایک کنال اور دس دس مرلہ کے پلاٹس قابلِ فروخت ہیں۔ پانی میٹھا ہے۔ زمین ہموار اور سیلاب سے محفوظ ہے۔

خواہشمند احباب دفتر ناصر آباد فضلِ عمر فارمز گول بازار ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

باموقع مکان قابلِ فروخت

متصل شاہد مارکیٹ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

زمین کا رقبہ ایک کنال جس میں بیڈ روم چار عدد۔ ڈرائنگ روم ایک عدد سٹور ایک عدد باورچی خانہ۔ گیلری۔ برآمدہ دو عدد۔ پانی میٹھا۔ سوئی گیس لگا ہوا۔ خریدار احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔ نیز ربوہ میں اور بیرون ربوہ سکنی پلاٹس، مکانات خرید و فروخت کے لئے موجود ہیں۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بینک ربوہ

نرخنامہ خلیل پولٹری فارم دار الفضل ربوہ

۱۔ ایک روزہ برائلر -/۴۰ روپے فی سینکڑہ۔

۲۔ " وائٹ لیگھارن چوزیاں -/۵۰ روپے فی سینکڑہ (۹۰٪) (فروری تا اپریل ۷۸ء بکنگ جاری)

۳۔ چوزوں کیلئے انڈے مشین میں کھوائی -/۱۵ روپے فی سینکڑہ

" " ایک ہزار یا زائد انڈے -/۱۲ " "

(انڈے تازہ اور بار آور ہوں)

۴۔ چوزوں کی زیادہ شناخت (SEX) -/۵۰ روپے "

۵۔ تیار برائلر گوشت والے چوزے -/۴۴ روپے فی من

گمشدگی رجسٹری کاغذات

راستے میں کہیں جاتے ہوئے مجھ سے رجسٹری کے کاغذات گر گئے ہیں۔ یہ کاغذات قطعہ نمبر ۱/۱۹ واقع دار العلوم غربی بنام مسعود انور ملک کے ہیں جس صاحب کو ملیں وہ بلال اسٹیٹ یا ڈاکٹر رمضان صاحب کی کوٹھی پر پہنچا دیں مہربانی ہوگی۔

ملک مشتاق نجفی والا معروف ڈاکٹر رمضان شاہ دار الصدر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴